مختصر سیرت محدث امام مجدد محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ) [1]

ترجمہ

طارق علی بروہی

[1] شیخ البانی (رحمہ اللہ) کی آفیشل ویب سے www.alalbany.net سے ماخوذ. (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

نام کتاب : مختصر سیرت محدث امام مجدد محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ)

مترجم : طارق علی بروہی

صفحات : ۱٦

ناشر : آفیشل ویب سائٹ شیخ البانی

اصلی اہل سنت
ASLIAHLESUNNET

:: www.AsliAhleSunnet.com ::

www.sirat-e-mustaqeem.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	شیخ محدث محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ) کی مختصر سیرت	۴
١	پیدائش وپرورش	۴
٢	حدیث کا علم	۵
٣	شیخ کی دعوتی سرگرمیاں	۷
۴	تکالیف پر صبر اور آپ کی ہجرت	٨
۵	آپ کے اعمال اور کارنامے	٨
۶	آپ (رحمہ اللہ) کے بارے میں علماء کرام کے تعریفی کلمات	١١
۷	علامہ ومحدث (رحمہ اللہ) کی آخری وصیت	١٣
٨	آپ (رحمہ اللہ) کی وفات	١۵

www.sirat-e-mustaqeem.com

شیخ محدث محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ) کی مختصر سیرت

علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ) عصر حاضر میں مسلمانوں کے نامور علماء کرام میں سے ہیں، اور شیخ البانی علمِ حدیث کے ان نمایاں علماء کرام میں شمار کئے جاتے ہیں جو فن جرح وتعدیل میں یگانہ روزگار ہیں، اور شیخ البانی مصطلح الحدیث میں حجت مانے جاتے ہیں جن کے بارے میں محدثین علماء کرام فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابن حجر عسقلانی اور حافظ ابن کثیر وغیرہ جیسے علماء جرح وتعدیل کے دور کو پھر سے زندہ کر دیا۔

پیدائش وپرورش

شیخ محمد ناصر الدین بن الحاج نوح البانی ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ع کو اشقودرہ شہر جو کہ اس وقت البانیہ کا دارالحکومت تھا میں ایک ایسے غریب دین دار خاندان جس پر علمی رنگ غالب تھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد علم ورہنمائی کرنے کے معاملے میں مرجع عوام تھے۔

جب (البانیہ کے بادشاہ) احمد زاغو نے اپنے ملک کو مغربی والحادی ثقافت کی جانب پھیر دیا تو صاحب سیرت نے دائمی اقامت کے لئے اپنے والد کے ہمراہ دمشق شام ہجرت فرمائی۔

علامہ البانی نے اپنی ابتدائی تعلیم اعلی درجات کے ساتھ مدرسہ اسعاف الخیری دمشق سے مکمل فرمائی۔

دینی اعتبار سے مدارس نظامیہ کے بارے میں ان کے والد کے خاص نقطہ نظر کے باعث انہوں نے نظامی تعلیم مکمل نہیں کروائی اور خود ہی ان کے لئے ایک مخصوص علمی سلیبس مقرر کر دیا جس میں آپ نے قرآن کریم، تجوید، نحو وصرف اور حنفی مذہب کے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور اپنے والد کے ہاتھوں حفص عن عاصم کی روایت سے حفظِ قرآن کریم مکمل فرمایا۔ اسی طرح انہوں نے شیخ سعید برہانی کے پاس فقہ حنفی کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتاب مراقی الفلاح اور لغت و بلاغہ کی بعض کتابیں پڑھیں۔ اس زمانے میں آپ علامہ بہجۃ البیطار کے دروس و مجالس میں شرکت کے بہت حریص ہوتے۔

اپنے والد صاحب سے گھڑی سازی کا ہنر سیکھا اور اس میں اتنی مہارت حاصل فرمائی کہ مشہور ہوگئے، اور اپنی گزر بسر اسی کے ذریعہ کیا کرتے تھے، اور اس پیشہ کی بناء پر انہیں پڑھنے اور مطالعہ کرنے کا کافی وقت میسر آجاتا تھا۔ ملک شام ہجرت کرنے کے باعث عربی لغت کی معرفت اور علوم شرعیہ کا ان کے اصل مصادر سے مطالعہ کرنا آسان ہوگیا۔

حدیث کا علم

علم حدیث کی جانب توجہ اور اس کا اہتمام:

اپنے والد کے حنفی مذہب کی تقلید پر مشتمل نہج مقرر کرنے اور علم حدیث سے سختی کے ساتھ منع کرنے کے باوجود شیخ البانی کی توجہ حدیث اور اس کے علوم کی جانب ہوگئی۔ مجلۃ المنار جو شیخ رشید رضا (رحمہ اللہ) جاری کیا کرتے تھے کی علمی تحقیقات سے متاثر ہو کر آپ نے بیس سال کی عمر سے ہی حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور آپ کا حدیث کے سلسلے میں کارنامہ حافظ عراقی (رحمہ اللہ) کی کتاب "المغنی عن حمل الأسفار فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار" کا نسخہ تیار فرما کر اس پر تعلقیات فرمانا تھا۔

آپ کا یہ عمل بہت بڑی خیر و بھلائی کا دروازہ کھولنے کا سبب بنا کہ جس کے باعث حدیث کا اہتمام اور اس کے علوم میں مشغولیت ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا، اور آپ اس بارے میں دمشق بھر کے علمی حلقوں میں مشہور و معروف ہوگئے۔ یہاں تک کہ مکتبۃ الظاہریہ (دمشق) نے آپ کے لئے ایک کمرہ مخصوص فرما دیا کہ آپ اس میں اپنی مفید علمی تحقیقات جاری رکھیں اور اس کے علاوہ آپ کے لئے مکتبے کی ایک علیحدہ چابی بھی بنوا دی تاکہ آپ جب چاہے اس میں داخل ہوسکیں۔ اپنی زندگی کے دوسرے مرحلے میں آپ نے تالیف و تصنیف

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی ابتداء فرمائی، پس آپ کی پہلی فقہی تالیف جو دلیل کی معرفت اور تقابلی فقہ پر مبنی ہے "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" تھی جو کئی بار طبع ہوچکی ہے۔ حدیث کی منہج تخریج پر سب سے پہلی تالیف "الروض النضیر فی ترتیب و تخریج معجم الطبرانی الصغیر" تھی جو اب تک مخطوط ہی ہے (طبع نہیں ہوئی)۔

شیخ البانی کے سلفی منہج کی جانب راغب ہونے میں حدیث رسول اللہ (ﷺ) کا بہت گہرا اثر تھا اس کے علاوہ اس میں مزید ثابت قدمی اور تمسک شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم (رحمہا اللہ) وغیرہ جیسے سلفی مکتبہ فکر کے مشہور آئمہ کی کتاب بینی کرنے سے پیدا ہوا۔

شیخ البانی نے سوریا (شام) میں دعوت توحید وسنت کا علم بلند فرمایا جس کی وجہ سے بہت سے مشائخ دمشق نے آپ سے ملاقاتیں کیں اور ان کے اور شیخ کے درمیان توحید، اتباع سنت، مذہبی تعصب اور بدعت وغیرہ پر مناقشات (مباحثے ومناظرے) ہوئے، جس وجہ سے آپ کو متعصب مذاہب کے مقلدین اور صوفیوں اور بدعتیوں کے مشائخ کی جانب سے شدید مخالفت اور اعراض کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ لوگ عام عوام کو بھی شیخ کے خلاف ابھارتے تھے اور آپ کے بارے میں مشہور کررکھا تھا کہ آپ گمراہ وہابی ہیں چناچہ اس طریقے سے لوگوں کو ڈراتے اور آپ سے دور رہنے کی تلقین کرتے۔ اس وقت آپ کی دعوت کی حماعت اور ثابت قدم رہنے کی حوصلہ افزائی بعض علماء کرام جو علم ودین کے سبب مشہور تھے نے فرمائی جن میں علامہ بہجۃ البیطار، شیخ عبدالفتاح (رئیس جمعیت شبان المسلمین، شام) اور شیخ توفیق برزہ وغیرہ جیسے اہل خیر وفضل نے فرمائی (رحمہم اللہ)۔

شیخ کی دعوتی سرگرمیاں

آپ کی دعوتی سرگرمیوں میں آپ کے :

www.sirat-e-mustaqeem.com

ا- علمی دروس جو ہفتہ میں دو بار منعقد ہوتے تھے اور ان میں طلبا العلموں سمیت جامعات کے بعض اساتذہ بھی حاضر ہوتے اور جو کتابیں آپ ان علمی حلقات میں پڑھایا کرتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ فتح المجید لعبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوهاب

۲۔ الروضة الندية شرح الدرر البهية للشوكاني شرح صديق حسن خان

۳۔ أصول الفقه لعبد الوهاب خلاف

۴۔ الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث لابن كثير شرح احمد شاكر

۵۔ منهاج الإسلام في الحكم لمحمد أسد

۶۔ فقه السنة لسيد سابق

ب- آپ کے ہر مہینے ایک ہفتے کے لئے دورہ جات پھر جن کی مدت میں اضافہ ہو گیا کیونکہ آپ ان دوروں میں شام کے مختلف علاقوں واضلاع کی زیارت کے ساتھ ساتھ مملکت اردن کے (وہاں مستقل جانے سے قبل) بھی بعض علاقوں کا دورہ فرماتے۔ اس کارروائی کے سبب بعض ایسوں لوگوں نے حکومت وقت کو ورغلایا اور شیخ کے خلاف کان بھرے جو شیخ کے مخالفین تھے، اور نتیجتاً شیخ کو جیل جانا پڑا۔

تکالیف پر صبر اور آپ کی ہجرت

سن ۱۹۶۰ع کے اوائل میں شیخ کو حکومت شام کی نظر داری میں رکھا گیا حالانکہ وہ تو سیاست سے کوسوں دور تھے۔ اس سبب سے آپ کو دو بار حراست میں بھی لیا گیا، پہلی بار ۱۹۶۷ع سے قبل جس میں آپ کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

دمشق کے اس مشہور قلعے میں مہینے بھر کے لئے قید رکھا گیا جس میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) کو نظر بند کیا گیا تھا، اور جب ۱۹۶۷ع کی جنگ چھڑی تو حکومت نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا۔

لیکن جب جنگ نے شدت پکڑی تو شیخ کو دوبارہ نظر بند کر دیا گیا، مگر اس بار قلعے کی جیل میں نہیں بلکہ دمشق کے شمال مشرق میں سلاخوں والی جیل میں رکھا گیا۔ شیخ نے اس میں آٹھ ماہ گزارے اور اس دوران حافظ منذری کی مختصر صحیح مسلم کی تحقیق فرمائی اور آپ کے ساتھ اسی جیل میں بڑی بڑی شخصیات کو بھی رکھا گیا تھا۔

آپ کے اعمال اور کارنامے

شیخ کی بہت سے علمی کاوشیں اور خدمات ہیں جن میں سے نمایاں مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ شیخ مجمع العلمی دمشق کے بعض اساتذہ کے ساتھ جن میں عزالدین تنوخی (رحمہ اللہ) بھی تھے علامہ شیخ محمد بہجۃ البیطار (رحمہ اللہ) کی مجالس میں شریک ہوتے جہاں وہ ابو تمام کا دیوان "الحماسة" پڑھتے۔

۲۔ جامعہ دمشق کی کلیہ شریعہ نے بیع سے متعلق ان مخصوص احادیث کی تخریج کے لئے آپ کو منتخب کیا جو موسوعہ الفقہ الاسلامی میں شامل ہیں، ۱۹۵۵ع میں جامعہ نے جس کو نشر کرنے کا عزم کیا تھا۔

۳۔ آپ کو اس حدیث کمیٹی کا رکن بھی منتخب کیا گیا جو مصر وشام کے مشترکہ عہد کے دوران کتب سنت کی نشر و تحقیق کی غرض سے تشکیل پائی تھی۔

۴۔ جامعہ سلفیہ بنارس (ہند) نے آپ سے ان کے یہاں شیخ الحدیث بننے کی درخواست کی لیکن آپ نے اپنے اہل وعیال کو ہمراہ لانے کی صعوبت کی بناء پر معذرت کرلی کیونکہ ان دنوں پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ ہو رہی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۔ سعودی عرب کے وزیرالمعارف جناب حسن بن عبداللہ آل الشیخ نے سن ۱۳۸۸ھ میں آپ سے جامعہ مکہ کے ہائر اسلامک ایجوکیشن کا ہیڈ بننے کی درخواست فرمائی، مگر کچھ مصروفیات اس راہ میں آڑے آگئیں۔

۶۔ ۱۳۹۵ھ سے لیکر ۱۳۹۸ھ تک آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ کی مجلس اعلی کے رکن بھی رہے۔

۷۔ اتحادالطلبۃ المسلمین اسپین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ایک بہت اہم تقریر فرمائی جو بعد میں بعنوان "الحديث حجة بنفسه في العقائد و الأحكام" (حدیث عقائد واحکام میں بذات خود ایک حجت ہے) شائع بھی ہوئی۔

۸۔ آپ قطر بھی گئے اور وہاں تقریر بعنوان "منزلة السنة في الإسلام" (سنت کا اسلام میں مقام) ارشاد فرمائی۔

۹۔ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (رحمہ اللہ) رئیس ادارہ بحوث علمیہ وافتاء نے آپ کو مصر، مغرب وبریطانیہ میں دعوت توحید، اعتصامِ کتاب وسنت اور اسلام کے منہج حق کی جانب دعوت کے لئے مقرر فرمایا۔

۱۰۔ کئی کانفرنسوں میں آپ کو شرکت کی دعوت دی گئی جن میں سے بعض میں آپ نے شرکت فرمائی اور بہت سی کانفرنسوں میں شرکت سے اپنی علمی مصروفیات کی بناپر معذرت فرمالی۔

۱۱۔ آپ کویت وعرب امارات بھی تشریف لے گئے اور وہاں بہت سے تقاریر ارشاد فرمائیں، اور بہت سے یورپی ممالک بھی تشریف لے گئے اور وہاں اسلامی مراکز اور مسلم طلبا و متعلموں سے ملاقاتیں فرمائیں، اور بہت سے مفید علمی دروس بھی ارشاد فرمائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۔ شیخ کی ایسی بہت سی عظیم مؤلفات اور بہترین تحقیقات ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہیں، جن میں بہت سوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور ان میں اکثر کی متعدد بار طبعات ہوچکی ہیں، جن میں سے إرواء الغليل فی تخريج أحاديث منار السبيل، وسلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ فی الأمة، وصفة صلاة النبی من التكبير إلى التسليم كأنك تراها نمایاں ہیں۔

۱۳۔ کنگ فیصل انٹرنیشنل ایوارڈ فار اسلامک اسٹڈیز کی سلیکشن کمیٹی نے ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ع کے ایوارڈ کے لئے جس کا موضوع تھا "الجهود العلمية التی عنيت بالحديث النبوی تحقيقاً و تخريجاً و دراسة" (حدیث نبوی (ﷺ) کے سلسلے میں تحقیق، تخریج اور تعلیم کے اعتبار سے علمی کاوشیں) فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی شامی کا انتخاب کیا۔ آپ کی ان خدمات کے پیش نظر جو حدیث نبوی (ﷺ) کے سلسلے میں تحقیق، تخریج اور تعلیمی اعتبار سے آپ نے فرمائیں۔

آپ (رحمہ اللہ) کے بارے میں علماء کرام کے تعریفی کلمات[1]

سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (رحمۃ اللہ علیہ)

آپ (رحمہ اللہ) نے فرمایا:

➤ "ما رأيت تحت أديم السماء عالماً بالحديث فی العصر الحديث مثل العلامة محمد ناصر الدين الألبانی".

[1] شیخ کے تعریف اور ارجاء کی تہمت سے برات کے بارے میں علماء کرام کے تفصیلی کلام کے لئے دیکھیں ہماری کتاب "فتنہ تکفیر اور حکم بغیر ماانزل اللہ" جو ہماری ویب سائٹ اصلی اہلسنت ڈاٹ کام پر دستیاب ہے۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

(میں نے آسمان کی چھت کے نیچے علامہ ناصر الدین البانی سے بڑھ کر کسی کو اس دور میں عالم حدیث نہیں پایا)

اسی طرح سے سماحۃ الشیخ (رحمۃ اللہ علیہ) سے حدیث رسول (ﷺ): **"إن الله يبعث لهذه الأمّة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها."**

(بیشک اللہ تعالی اس امت کے لئے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا) کہ متعلق دریافت کیا گیا کہ اس صدی کا مجدد کون ہے؟

آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

➤ "الشيخ محمد ناصر الدين الألباني هو مجدد هذا العصر في ظني، و الله أعلم."

(میرے رائے کے مطابق اس دور کے مجدد شیخ محمد ناصر الدین البانی ہیں، واللہ اعلم)

علامہ شیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے شیخ البانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں فرمایا:

➤ "فالذي عرفته عن الشيخ من خلال اجتماعي به وهو قليل، أنه حريص جداً على العمل بالسنة، و محاربة البدعة، سواء كان في العقيدة أم في العمل، أما من خلال قراءتي لمؤلفاته فقد عرفت عنه ذلك، و أنه ذو علم جم في الحديث، رواية و دراية، و أن الله تعالى قد نفع فيما كتبه

www.sirat-e-mustaqeem.com

كثيراً من الناس، من حيث العلم و من حيث المنهاج و الاتجاه إلى علم الحديث، و هذه ثمرة كبيرة للمسلمين و لله الحمد، أما من حيث التحقيقات العلمية الحديثية فناهيك به۔"

(جو بات میں شیخ کے بارے میں جانتا ہوں میری ان سے ملاقات کے ذریعہ جو کہ بہت کم ہیں' کہ وہ سنت پر عمل کرنے کے اور بدعت کے خلاف لڑنے کے بہت حریص ہیں خواہ اس کا تعلق عقیدے سے ہو یا عمل سے۔ جبکہ ان کی مؤلفات پڑھنے سے میں نے یہ جانا کہ آپ کو روایت اور درایت دونوں اعتبار سے حدیث کا بہت وافر علم ہے' اور جو کچھ انہوں نے لکھا اس کے سبب سے اللہ تعالی نے بہت سے لوگوں کو علمی' منہجی اور علم حدیث کی جانب توجہ کے اعتبار سے نفع پہنچایا' اور الحمدللہ یہ مسلمانوں کے لئے بہت عظیم سرمایہ ہے' اور حدیث سے متعلق علمی تحقیقات میں تو وہ یگانہ روزگار تھے)

علامہ مفسر محمد امین شنقیطی (رحمہ اللہ)

شیخ عبدالعزیز الھدہ فرماتے ہیں:

"ان العلامه الشنقيطي يجل الشيخ الألباني إجلالاً غريباً، حتى إذا رآه ماراً وهو في درسه في الحرم المدني يقطع درسه قائماً و مسلماً عليه إجلالاً له"

(علامہ شنقیطی شیخ البانی کا انوکھا ادب واحترام کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اگر وہ مسجد نبوی میں درس ارشاد فرما رہے ہوتے اور شیخ البانی کو آتا دیکھتے تو انہیں سلام کرنے کے لئے درس منقطع کر کے احتراماً کھڑے ہو جاتے)

علامہ شیخ مقبل بن ہادی الوادعی (رحمۃ اللہ علیہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

- " والذی أعتقده وأدین الله به أن الشیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظه الله من المجددین الذین یصدق علیهم قول الرسول (صلی الله علیه وسلم) **[إن الله یبعث علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها أمر دینها]** ."

(ہم اللہ تعالی کے سامنے جس دین کا اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ شیخ محمد ناصر الدین البانی (رحمہ اللہ) ایسے مجدد ہیں جن پر نبی اکرم (ﷺ) کا یہ قول صادق آتا ہے (بیشک اللہ تعالی اس امت کے لئے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا))

علامہ و محدث (رحمہ اللہ) کی آخری وصیت

میں اپنی بیوی' اولاد' دوستوں اور تمام احباب کو جنھیں میری وفات کی خبر پہنچے یہ وصیت کرتا ہوں

اولًا: میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' اور مجھ پر کوئی نوحہ اور بین نہ کیا جائے۔

ثانیًا: مجھے دفن کرنے میں جلد بازی سے کام لیں' میرے رشتہ داروں اور بھائیوں میں سے کسی کو خبر نہ کریں سوائے جو تجہیز و تکفین کے واجبات ادا کرنے کے لئے کافی ہوں' اور میرے غسل کی ذمہ داری (عزت اللہ خضر ابو عبداللہ) میرے پڑوسی و مخلص دوست کو سونپی جائے اور جسے وہ اس کام میں معاونت کے لئے منتخب کریں۔

ثالثًا: میرے دفن کے لئے قریب ترین مکان اختیار کیا جائے تاکہ میرا جنازہ اٹھانے والوں کو گاڑی میں لے جانے پر مجبور نہ ہونا پڑے' اور تاکہ میرے جنازے کے ساتھ جانے والوں کو بھی گاڑیوں میں بیٹھنے کی نوبت نہ آئے' اور میری تدفین قدیم قبرستان میں ہی کی جائے امید ہے کہ وہ اس وقت تک مسمار نہیں گیا ہوگا۔۔۔ اور میری وفات جس ملک یا شہر میں ہو اس سے باہر رہنے والے دوسرے لوگوں کو تو دور کی بات خود میری

www.sirat-e-mustaqeem.com

اولاد کو اس کی اطلاع نہ کریں یہاں تک کے تجہیز و تکفین وغیرہ ہو جائے' تا کہ ان پر جذبات غالب نہ آ جائیں جس کی وجہ سے وہ ایسے کام کریں جس سے میرے جنازے میں تاخیر ہو۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اسے عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے' اور میرے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دے۔۔۔

میں اپنے پورے مکتبے کو چاہے وہ کتابیں مطبوع ہوں یا مصور (فوٹو کاپی) ہوں یا مخطوط ہوں میری لکھائی میں یا کسی اور کی لکھائی میں جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ کے نام وصیت کرتا ہوں' کیونکہ میری اس جامعہ میں دعوت کتاب وسنت اور منہج سلف صالحین کے حوالے سے بہت سی حسین یادیں وابستہ ہیں جب میں وہاں مدرس ہوا کرتا تھا۔

اللہ تعالی سے امید ہے کہ وہ وہاں آنے والوں کو اس سے نفع پہنچائے جس طرح اس نے اس سے پہلے طالبعلموں کو اس سے فائدہ پہنچایا تھا' اور مجھے ان کے' اور ان کے اخلاص اور دعوت کے ذریعہ فائدہ پہنچائے۔

﴿ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴾ (الاحقاف: ۱۵)

(اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا' میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں)

۲۷ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ

آپ کی وفات

www.sirat-e-mustaqeem.com

علامہ البانی کی وفات ہفتے کے دن سے کچھ پہلے جمادی الثانی سن ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲ اکتوبر ۱۹۹۹ع میں ہوئی' اور آپ کو نماز عشاء کے بعد دفنایا گیا۔

آپ کے تدفین میں جلدی دو سبب سے کی گئی :

اول : ان کی وصیت کو جسطرح کی گئی تھی نافذ کرنے کے لئے۔

دوم : جن ایام میں شیخ (رحمہ اللہ) کی **موت** واقع ہوئی وہ اور اس کے بعد والے ایام شدید گرمی کے تھے' اور یہ ڈر ہوا کہ جو لوگ آپ کے جنازے کے لئے تشریف لائے ہیں کہیں انہیں کسی تکلیف یا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے' اسی بناء پر انہیں جلد دفن کر دینا ہی بہتر تھا۔

شیخ کی وفات کا اعلان نہ کرنے اور صرف قریبی رشتہ داروں وغیرہ کو تجہیز و تدفین میں مدد کے لئے لئے بتلانے اور انتہائی مختصر وقت ہونے کے باوجود ہزاروں لوگ آپ کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے کیونکہ جسے معلوم تھا وہ اپنے دوسرے بھائی کو بتائے بنا نہ رہ سکا ہو گا۔

شیخ ابن عثیمین (رحمۃ اللہ علیہ) فون پر شیخ ناصر الدین البانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تدفین والی رات ان کے اہل و عیال سے تعزیت کرتے ہیں اور جب انہیں شیخ البانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی جلد تدفین کئے جانے کی خواہش و رغبت کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے بے ساختہ فرمایا :

"لقد أحيا الشيخ الألباني السنة في حياته و بعد موته۔"

(یقیناً شیخ البانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے نہ صرف اپنی زندگی میں احیاء سنت کیا بلکہ اپنی موت کے بعد بھی)